خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

منگل | 14- جولائی 1998ء

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

منگل 14 جولائی 1998ء 19 ربیع الاول 1419 ہجری 14 وفا 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 150

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ

اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نُور اور رُوح میں ایک لذّت اور روشنی آتی ہے مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی ایک مُشکل امر ہے اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے بدوں اس کے اطاعت ہو نہیں سکتی اور ہوائے نفس ہی ایک ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے موحدوں کے قلب میں بھی بُت بن سکتی ہے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر کیسا فضل تھا اور وہ کس قدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت میں فنا شدہ قوم تھی۔ یہ سچی بات ہے کہ کوئی قوم قوم نہیں کہلا سکتی اور ان میں ملیّت اور یگانگت کی روح نہیں پھونکی جاتی جب تک کہ وہ فرماں برداری کے اصول کو اختیار نہ کرے۔ اور اگر اختلاف رائے اور پُھوٹ رہے تو پھر سمجھ لو کہ یہ ادبار اور تنزل کے نشانات ہیں (-) پس اگر اختلاف رائے کو چھوڑ دیں اور ایک کی اطاعت کریں جس کی اطاعت کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے پھر جس کام کو چاہتے ہیں وہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے اس میں یہی تو سر ہے۔ اللہ تعالیٰ توحید کو پسند فرماتا ہے اور یہ وحدت قائم نہیں ہو سکتی جب تک اطاعت نہ کی جاوے۔

(الحکم جلد 5 نمبر 5 مورخہ 10- فروری 1901ء)

سچی اطاعت اور پوری فرمانبرداری کو اپنا شعار بناؤ

(حضرت خلیفۃ المسیح الاول)

جو لوگ امور دنیا میں تو سر توڑ کوششیں کرتے ہیں اور اسی کو اپنی زندگی کا اصل مقصد اور منشاء اعظم سمجھتے ہیں اور دین کو بالکل چھوڑتے ہیں۔ وہ غلطی کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی عظمت اور اس کی صفات پر غور نہیں کرتے ہیں اَسْلِمْ کے معنے تو یہ تھے کہ فرمانبردار ہو جا۔ اور فرمانبردار ہی رہو پھر وجہ کیا ہے کہ مامور کے ہاتھ پر جو خدا کا ہاتھ کہلاتا ہے۔ یہ وعدہ کر کے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ اس وعدہ کا کچھ بھی پاس نہ ہو۔ ہمارے امام (-) کس قدر چھوٹے لفظ سے کام لیتے ہیں۔ اور وہ کس قدر وسیع ہے۔ یہ زمانہ الفاظ کا ہے۔ چنانچہ بڑی بڑی لمبی تقریریں لوگ کرتے ہیں۔ لیکن جب ان کے معانی اور مطالب پر نظر کرو تو بہت ہی چھوٹے اور تھوڑے۔ لیکن برخلاف اس کے ہمارے امام (-) نے بہت ہی مختصر الفاظ اختیار کئے۔ مگر ان کا مفہوم اور منشاء وسیع اور محیط ہے۔

مثلاً الفاظ بیعت میں سے ایک یہ جملہ بھی ہے۔ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے گناہوں سے بچتا رہوں گا۔ بظاہر یہ ایک موٹی اور چھوٹی سی بات ہے۔ لیکن غور کرو۔ اس کا مفہوم کس قدر وسیع ہے۔ ایسا اقرار کرنے والے کو یہ الفاظ کیسا محتاط بناتے ہیں کہ وہ اپنے ہر قول و فعل میں ہر حرکت و سکون میں اس امر کو مد نظر رکھے کہ کیا میرا یہ قول و فعل یہ حرکت و سکون اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کی خلاف ورزی تو نہیں ہے اور گناہ کے کسی شعبہ میں تو داخل نہیں؟ جب انسان ان امور پر نظر کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کی اطاعت اور رضا جوئی اپنا مقصد بنا لیتا ہے تو خدا تعالیٰ خود اس کی مدد فرماتا ہے۔ اور اس کی مشکلات کو آسان کر دیتا ہے۔ یقیناً یاد رکھو۔ فرمانبرداری بڑی دولت ہے۔ یہی دولت ابراہیم علیہ السلام کو ملی۔ جس نے اس کو اس قدر معظم و مکرم بنا دیا۔ خدا تعالیٰ کے ہر قسم کے فیض اور فیضان اسی فرمانبرداری پر نازل ہوتے ہیں۔ مگر تھوڑے ہیں جو اس راز کو سمجھتے ہیں۔

اس وقت خدا تعالیٰ پھر ایک قوم کو معزز بنانا چاہتا ہے اور اس پر اپنا فضل کرنا چاہتا ہے۔ لیکن اس کے لئے بھی وہی شرط اور امتحان ہے جو ابراہیم علیہ السلام کے لئے تھا وہ کیا؟ سچی اطاعت اور پوری فرمانبرداری اس کو اپنا شعار بناؤ اور خدا تعالیٰ کی رضا کو اپنی رضا پر مقدم کرلو۔ دین کو دنیا پر اپنے عمل اور چلن سے مقدم کر کے دکھاؤ۔ پھر خدا تعالیٰ کی نصرتیں تمہارے ساتھ ہوں گی۔ اس کے فضلوں کے وارث تم بنو گے۔

یاد رکھو خدا تعالیٰ کے فضل سے انسان کے محروم ہونے کی ایک یہ بھی وجہ ہوتی ہے کہ وہ بعض اوقات اللہ تعالیٰ سے کچھ وعدے کرتا ہے لیکن جب ان وعدوں کے ایفاء کا وقت آتا ہے تو ایفا نہیں کرتا۔ ایسا شخص منافق مرتا ہے (-) اس سے ہمیشہ بچتے رہو۔ انسان مشکلات اور مصائب میں مبتلا ہوتا ہے۔ اس وقت وہ اللہ تعالیٰ ہی کو اپنا ملجا و ماویٰ تصور کرتا ہے۔ اور فی الحقیقت وہی حقیقی پناہ ہے اس وقت وہ اس سے وعدے کرتا ہے۔ پس تم پر مشکلات آئیں گی اور آتی ہیں۔ تم بہت وعدے خدا تعالیٰ سے نہ کرو۔ اور کرو تو ایفاء کرو۔ ایسا نہ ہو کہ ایفاء نہ کرنے کا وبال تم پر آئے اور خاتمہ نفاق پر ہو (خدا ہم کو محفوظ رکھے۔ آمین)

(خطبات نور جلد 1 ص 231-232)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اِمام کی اطاعت

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے لئے سننا اور اطاعت کرنا واجب ہے۔ تنگدستی میں خوشحالی میں۔ خوشی میں ناخوشی میں۔ حق تلفی میں بھی اور ترجیحی سلوک میں بھی۔ غرض ہر حال میں اطاعت فرض ہے۔

(مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعۃ الامراء)

اطاعتِ امام

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل فرماتے ہیں۔

"میں یہاں قادیان میں صرف ایک دن کے لئے آیا اور ایک بڑی عمارت بنتی چھوڑ آیا۔ حضرت صاحب نے مجھ سے فرمایا۔ اب تو آپ فارغ ہیں۔ میں نے عرض کیا ارشاد' فرمایا۔ آپ رہیں۔ میں سمجھا دو چار روز کے لئے فرماتے ہیں۔ ایک ہفتہ خاموش رہا۔ فرمایا۔ آپ تنہا ہیں ایک بیوی منگوا لیں۔ تب میں سمجھا زیادہ دنوں رہنا پڑے گا۔ تعمیر کا کام بند کرا دیا۔ چند روز بعد فرمایا۔ کتابوں کا آپ کو شوق ہے۔ یہیں منگوا لیجئے۔ تعمیل کی گئی۔ فرمایا اچھا دوسری بیوی بھی یہیں منگوا لیں۔ پھر مولوی عبدالکریم صاحب سے ایک دن ذکر کیا کہ مجھے الہام ہوا ہے (جس کا مطلب یہ ہے کہ وطن کی طرف ہرگز رخ نہ کرنا ورنہ تمہاری اہانت ہوگی اور تمہیں تکلیفیں اٹھانا پڑیں گی۔) یہ الہام نور الدین کے متعلق معلوم ہوتا ہے۔ مجھ سے فرمایا وطن کا خیال چھوڑ دو۔ چنانچہ میں نے چھوڑ دیا اور کبھی خواب میں بھی وطن نہیں دیکھا۔"

(حقائق الفرقان جلد دوم ص 33)

وکلاء اور وقفِ عارضی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں

○ "بعض ایسے پیشے والے ہیں جن کو ان دنوں چھٹیاں ہوتی ہیں مثلاً بعض عدالتیں بند ہو جاتی ہیں' وہاں جو احمدی وکیل وکالت کا کام کرتے ہیں۔ وہ بھی اپنی زندگی کے چند ایام اشاعت علوم قرآنی کے لئے وقف کر سکتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ 10- اگست 1966ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدق و صفا کے نمونے

آج سے 95 سال قبل 14- جولائی 1903ء کو حضرت صاجزادہ عبد اللطیف صاحب کو کابل کی سرزمین میں شہید کیا گیا۔ اور پھر 1924ء میں حضرت مولوی نعمت اللہ صاحب نے بھی انہی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے راہ مولیٰ میں جان قربان کرنے کی سعادت پائی۔

ان دونوں بزرگوں کی بے مثال قربانیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

حضرت صاجزادہ عبد اللطیف صاحب

جب آپ کو شہادت کے لئے اس مقام کی طرف لے جایا جا رہا تھا جہاں آپ کو سنگسار کرکے شہید کیا جانا تھا تو امیر کابل نے کہا کہ یہ کافی نہیں۔ اس کے ناک میں سوراخ کرو اور جس طرح بیل کو ناک میں رسی ڈال کر اور کھینچ کر لے جایا جاتا ہے اسی طرح قربانی کے بیل کو لے کر جاؤ۔ چنانچہ آپ کے ناک میں سوراخ کر کے رسی ڈالی گئی اور ایک بہت بڑا ہجوم تھا جو ہنستا' شور مچاتا اور طعن و تشنیع کرتا ہوا آپ کے ساتھ چلا جا رہا تھا اور ان کے درمیان کابل کی گلیوں سے استقامت کا شہزادہ سر اٹھائے ہوئے گزر رہا تھا اور خوف اور کوئی بلا اس سر کو نگوں نہیں کر سکی۔ وہ اس عظمت اور شان کے ساتھ ان گلیوں سے گزرا ہے کہ اس کی یادیں وہ گلیاں قیامت تک نہیں بھلا سکیں گی۔ جب صاجزادہ صاحب شہید کو زمین میں چھاتی تک گاڑ دیا گیا تو بادشاہ وقت نے جو آپ سے ہمدردی رکھتا تھا آپ سے کہا کہ اب بھی آپ مسیح موعود کا انکار کر دیں اپنی جان کا خیال کریں اپنے اموال اور جائیداد کا خیال کریں اور اپنے بچوں کا خیال کریں حضرت صاجزادہ صاحب نے سر اٹھا کر کہا کہ اے بادشاہ ایمان کے مقابل پر میری جان کیا چیز ہے؟ میرے اموال کیا حیثیت رکھتے ہیں اور میرے بچوں کی کیا قیمت ہے؟ کچھ بھی نہیں اس لئے تم وہی کرو جس کا تم ارادہ کر چکے ہو۔ اس پر بادشاہ وقت نے کہا کہ اگر تم انکار نہیں چاہتے تو مجھے اجازت دو کہ میں تمہاری طرف سے اعلان کر دوں انہوں نے فرمایا نہیں میں اس کی بھی اجازت نہیں دیتا اور تم نے جو کچھ بھی کرنا ہے جلدی کرو چنانچہ بادشاہ وقت نے قاضی وقت سے کہا کہ پہلا پتھر تم مارو۔ قاضی نے جواب دیا کہ بادشاہ آپ ہیں اس لئے پہلا پتھر آپ چلائیں بادشاہ نے کہا نہیں شریعت کے بادشاہ تو تم بنے ہوئے ہو۔ تمہارا حکم چل رہا ہے میرا نہیں اس لئے پہلا پتھر بھی تم مارو چنانچہ پہلا پتھر قاضی نے مارا اس کے بعد پتھروں کی اس طرح بوچھاڑ ہوئی کہ حضرت صاجزادہ صاحب کے سر کے اوپر پتھروں کا ایک ڈھیر بن گیا جس میں یہ وجود غائب ہو گیا۔

ایک انگریز انجینئر کی گواہی

یہ وہ واقعہ ہے جسے بعض غیروں نے بھی دیکھا اور مدتوں اس کی کسک ان کے دل پر رہی چنانچہ ایک انگریز چیف انجینئر نے جو انگلستان سے آیا ہوا تھا اور اس موقع پر موجود تھا' اپنی کتاب میں اس واقعہ کا ذکر کیا ہے وہ لکھتا ہے کہ اس مرد مجاہد کے چہرے پر کوئی خوف نہیں تھا اس نے وفات سے پہلے کہا کہ اے قوم! تم ایک معصوم انسان کو مار رہے ہو' لیکن یاد رکھو کہ خدا تمہیں اس کا خون نہیں بخشے گا اور بلائیں اور مصیبتیں تمہیں گھیر لیں گی اس انگریز مصنف کے قول کے مطابق یہ وہ آخری اعلان تھا جو حضرت صاجزادہ صاحب شہید نے کیا اور اس کے بعد پتھراؤ شروع ہو گیا۔

حضرت مولوی نعمت اللہ صاحب

پھر اسی سرزمین پر حضرت صاجزادہ نعمت اللہ صاحب شہید آپ کی پیروی میں آئے وہ جانتے تھے کہ دعویٰ ایمان کے نتیجے میں انسان کو کیا مصیبتیں سہنی پڑتی ہیں اور مصائب کے کن رستوں سے گزرنا پڑتا ہے حضرت صاجزادہ عبد اللطیف صاحب شہید کی یاد ان کے ذہنوں اور دل میں تازہ تھی اس کے باوجود انہوں نے وہی نمونہ دکھایا جو اس سے پہلے ایک مرد مجاہد نے دکھایا اور کوئی پرواہ نہیں کی۔ قید کی حالت میں انہوں نے ایک خط لکھا جو کسی ذریعے سے ایک احمدی دوست تک پہنچ گیا اور وہ محفوظ کر لیا گیا اس خط میں وہ لکھتے ہیں کہ۔

"مجھ سے خدا کا عجیب سلوک ہے کہ روزن بند ہے اور دن کے وقت بھی رات کی تاریکی ہے مگر جوں جوں اندھیرا بڑھتا ہے میرا رب میرے دل کو روشن کرتا چلا جاتا ہے اور ایک عجیب نور کی حالت میں میرا وقت بسر ہو رہا ہے۔"

ان کو جب اس قید سے نکال کر حضرت صاجزادہ عبد اللطیف صاحب شہید کی طرح گلیوں میں پھرایا گیا اور طعن و تشنیع کی گئی اور مذاق اڑایا گیا تو اس وقت بھی باہر کا ایک گواہ تھا جو مشہور اخبار "ڈیلی میل" انگلستان کا نمائندہ تھا اس نمائندے نے اس ذکر کو زندہ رکھنے کے لئے ایک ایسا بیان دیا جو تاریخی حیثیت رکھتا ہے اور جسے اس زمانے کے ڈیلی میل میں شائع کیا گیا۔ وہ کہتا ہے کہ

"میں نے دیکھا کہ باوجود اس کے کہ اس شخص پر انتہائی ذلت پھینکی جا رہی تھی اور اسے گالیاں اور تکلیفیں دی جا رہی تھیں وہ کابل کی گلیوں میں پابجولاں پھرتا ہوا ایک آہنی عزم کے ساتھ مسکرا رہا تھا اس کی روح ایسی غیر مفتوح اور ناقابل تسخیر تھی کہ اس کا نظارہ کبھی بھلایا نہیں جا سکتا اسی حالت میں اس کو اس مقام پر لے جایا گیا جہاں اس کو سنگسار کرنا تھا اور ہمارے سامنے پتھر برسے لیکن اس نے اف تک نہ کی۔ ہاں پتھراؤ سے پہلے صرف یہ خواہش کی کہ مجھے صرف دو نفل پڑھنے کی اجازت دی جائے چنانچہ کابل کی سرزمین پر انہوں نے دو نفل پڑھے اور اس کے بعد ان کو بھی حضرت صاجزادہ عبد اللطیف صاحب شہید کی طرح زمین میں گاڑ دیا گیا اور پھر پتھراؤ کیا گیا۔"

(دعوت الی اللہ ص 26)

☆

کمالِ آدمی کی انتہا ہے
وہ آئندہ میں بھی سب سے بڑا ہے
کوئی رفتار ہو گی روشنی کی
مگر وہ اُس سے بھی آگے گیا ہے
جہاں بیٹھے صدائے غیب آئی
یہ سایہ بھی اُسی دیوار کا ہے
مجسّم ہو گئے سب خواب میرے
مجھے میرا خزانہ مل گیا ہے
حقیقت ایک ہے لذّت میں لیکن
حکایت سلسلہ در سلسلہ ہے
یُونہی حیراں نہیں ہیں آنکھ والے
کہیں اِک آئینہ رکھّا ہوا ہے
وصالِ یار سے پہلے محبّت
خود اپنی ذات کا اِک راستہ ہے
سلامت آئینے میں ایک چہرہ
شکستہ ہو تو کتنے دیکھتا ہے
چلو اب فیصلہ چھوڑیں اُسی پر
ہمارے درمیاں جو تیسرا ہے
رکھو سجدے میں سر اور بھُول جاؤ
کہ وقتِ عصر ہے اور کربلا ہے
کسی بچّے کی آہیں اُٹھ رہی ہیں
غبار اِک آسمان تک پھیلتا ہے
اندھیرے میں عجب اِک روشنی ہے
کوئی خیمہ دیا سا جل رہا ہے
ہزاروں آبلے پائے سفر میں
مُسلسل قافلہ اِک چل رہا ہے
جدھر دیکھوں مری آنکھوں کے آگے
اُنہی نُورانیوں کا سلسلہ ہے
یہ کیسے شعر تم لکھنے لگے ہو
عبیداللہ تمہیں کیا ہو گیا ہے

عبیداللہ علیم

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دار النصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالستار خان

انفاق فی سبیل اللہ کی بے پایاں برکات

حضرت مسیح موعود کے ایمان افروز ارشادات

ماہوار چندہ ضروری ہے

○ سوائے ...... ذی مقدرت لوگو دیکھو! میں یہ پیغام آپ لوگوں تک پہنچا دیتا ہوں کہ آپ لوگوں کو اس اصلاحی کارخانہ کی جو خداتعالیٰ کی طرف سے نکلا ہے اپنے سارے دل اور ساری توجہ اور سارے اخلاص سے مدد کرنی چاہئے اور اس کے سارے پہلوؤں کو بہ نظر عزت دیکھ کر بہت جلد حق خدمت ادا کرنا چاہئے۔ جو شخص اپنی حیثیت کے موافق کچھ ماہوار دینا چاہتا ہے وہ اس کو حق واجب اور دَین لازم کی طرح سمجھ کر خود بخود ماہوار اپنی فکر سے ادا کرے اور اس فریضہ کو خالصتاً للہ نذر مقرر کرکے اس کے ادا میں تخلف یا سہل انگاری کو روا نہ رکھے۔ اور جو شخص یکمشت امداد کے طور پر دینا چاہتا ہے وہ اسی طرح ادا کرے لیکن یاد رہے کہ اصل مدعا جس پر اس سلسلہ کے بلاانقطاع چلنے کی امید ہے وہ یہی انتظام ہے کہ سچے خیر خواہ دین کے اپنی بضاعت اور اپنی بساط کے لحاظ سے ایسی سہل رقمیں ماہواری کے طور پر ادا کرنا اپنے نفس پر ایک حتمی وعدہ ٹھہرالیں جن کو بشرط نہ پیش آنے کسی اتفاقی مانع کے بآسانی ادا کرسکیں۔ ہاں جس کو اللہ جلشانہ توفیق اور انشراح صدر بخشے وہ علاوہ اس ماہوار چندہ کے اپنی وسعت ہمت اور انداز مقدرت کے موافق یکمشت کے طور پر بھی مدد کر سکتا ہے اور تم اے میرے عزیزو! میرے پیارو! میرے درخت وجود کی سرسبز شاخو! جو خداتعالیٰ کی رحمت سے جو تم پر ہے میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو اور اپنی زندگی' اپنا آرام۔ اپنا مال اس راہ میں فدا کر رہے ہو۔ اگرچہ میں جانتا ہوں کہ میں جو کچھ کہوں تم اسے قبول کرنا اپنی سعادت سمجھو گے اور جہاں تک تمہاری طاقت ہے دریغ نہیں کرو گے۔ لیکن میں اس خدمت کے لئے معین طور پر اپنی زبان سے تم پر کچھ فرض نہیں کرسکتا۔ تاکہ تمہاری خدمتیں نہ میرے کہنے کی مجبوری سے بلکہ اپنی خوشی سے ہوں۔

(فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد 3 ص 24)

قیامت میں میرے ساتھ ہوگا

○ جو کوئی میری موجودگی اور میری زندگی میں میری منشاء کے مطابق میری اغراض میں مدد دے گا میں امید رکھتا ہوں کہ وہ قیامت میں بھی میرے ساتھ ہوگا۔ اور جو شخص ایسی ضروری مہمات میں مال خرچ کرے گا۔ میں امید نہیں رکھتا کہ اس مال کے خرچ سے اس کے مال میں کچھ کمی آجائے گی۔ بلکہ اس کے مال میں برکت ہوگی۔ پس چاہئے کہ خداتعالیٰ پر توکل کرکے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گذاری کا ہے۔ پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے ایک پیسہ کے برابر نہیں ہوگا....... اور خداتعالیٰ نے متواتر ظاہر کردیا ہے کہ واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائے گا کہ اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کرے گا....... یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خداتعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجالا کر خداتعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے اور میں سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو۔ اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کر دے گا کہ اس کی خدمت بجالائے گی۔ تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں تکبر کرو۔ اور یا یہ خیال کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ میں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرا محتاج نہیں ہاں تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقع دیتا ہے۔

(تبلیغ رسالت جلد 10 ص 54)

خدمت میں جان توڑ کوشش کرو

○ سو اس وقت کا قدر کرو۔ اور اگر تم اس قدر خدمت بجالاؤ کہ اپنی غیر منقولہ جائیدادوں کو اس راہ میں بیچ دو پھر بھی ادب سے دور ہوگا کہ تم خیال کرو کہ ہم نے کوئی خدمت کی ہے۔ تمہیں معلوم نہیں کہ اس وقت رحمت الٰہی اس دین کی تائید میں جوش میں ہے اور اس کے فرشتے دلوں پر نازل ہو رہے ہیں ہر ایک عقل اور فہم کی بات جو تمہارے دل میں ہے وہ تمہاری طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہے۔ آسمان سے عجیب سلسلہ انوار جاری اور نازل ہو رہا ہے۔ پس میں بار بار کہتا ہوں کہ خدمت میں جان توڑ کر کوشش کرو مگر دل میں مت لاؤ کہ ہم نے کچھ کیا ہے اگر تم ایسا کرو گے ہلاک ہو جاؤ گے۔ یہ تمام خیالات ادب سے دور ہیں۔ اور جس قدر بے ادب جلد تر ہلاک ہو جاتا ہے۔ ایسا جلد کوئی ہلاک نہیں ہوتا۔

(تبلیغ رسالت جلد 10 ص 56)

تقویٰ شعاری کا معیار

○ خداتعالیٰ نے (جو کچھ ہم نے انہیں دیا اس میں سے خرچ کرتے ہیں) متقیوں کی صفت کا ایک جزو قرار دیا ہے۔ یہاں مال کی کوئی خصوصیت نہیں ہے۔ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے کسی کو دیا ہے' وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرے۔ مقصود اس سے یہ ہے کہ انسان اپنے بنی نوع کا ہمدرد اور خادم ہے۔ اللہ تعالیٰ کی شریعت کا انحصار دو ہی باتوں پر ہے۔ تعظیم لامراللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ۔ پس (جو کچھ ہم نے انہیں دیا اس میں سے خرچ کرتے ہیں) میں شفقت علیٰ خلق اللہ کی تعلیم ہے۔

ایک دفعہ (-) نبی کریم ﷺ نے روپیہ کی ضرورت بتلائی' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گھر کا کل اثاث البیت لے کر حاضر ہو گئے۔ آپ نے پوچھا ابوبکر! گھر میں کیا چھوڑ آئے۔ تو جواب میں کہا۔ اللہ اور رسولؐ کا نام چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نصف لے آئے۔ آپ' ﷺ نے فرمایا۔ عمر! گھر میں کیا چھوڑ آئے۔ تو جواب دیا کہ نصف۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابوبکر و عمر کے فعلوں میں جو فرق ہے' وہی ان کے مراتب میں فرق ہے۔

دنیا میں انسان مال سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے۔ اسی واسطے علم تعبیر الرویاء میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے کہ اس نے جگر نکال کر کسی کو دیا ہے تو اس سے مراد مال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حقیقی اتقاء اور ایمان کے حصول کے لئے فرمایا (-) حقیقی نیکی کو ہرگز نہ پاؤ گے۔ جب تک تم عزیز ترین چیز نہ خرچ کرو گے' کیونکہ مخلوق الٰہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا ایک بڑا حصہ مال کے خرچ کرنے کی ضرورت بتلاتا ہے اور ابنائے جنس اور مخلوق خدا کی ہمدردی ایک ایسی شے ہے جو ایمان کا دوسرا جزو ہے جس کے بدوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا۔ جب تک انسان ایثار نہ کرے۔ دوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے۔ دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شے ہے اور اس آیت (حقیقی نیکی کو ہرگز نہیں پاؤ گے جب تک تم عزیز ترین چیز نہ خرچ کرو گے) میں اسی ایثار کی تعلیم اور ہدایت فرمائی گئی ہے۔

پس مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص 367)

چندوں کی اہمیّت

○ اور قوم کو چاہئے کہ ہر طرح سے اس سلسلہ کی خدمت بجالاوے مالی طرح پر بھی خدمت کی بجاآوری میں کوتاہی نہیں چاہئے۔ دیکھو دنیا میں کوئی سلسلہ بغیر چندہ کے نہیں چلتا۔ رسول کریم ﷺ ' حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ سب رسولوں کے وقت چندے جمع کئے گئے۔ پس ہماری جماعت کے لوگوں کو بھی اس امر کا خیال ضروری ہے۔ اگر یہ لوگ التزام سے ایک ایک پیسہ بھی سال بھر میں دیویں تو بھی بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر کوئی ایک پیسہ بھی نہیں دیتا تو اسے جماعت میں رہنے کی کیا ضرورت ہے۔

اس وقت اس سلسلہ کو بہت سی امداد کی ضرورت ہے۔ انسان اگر بازار جاتا ہے تو بچے کی کھیلنے والی چیزوں پر ہی کئی کئی پیسے خرچ کر دیتا ہے تو پھر یہاں اگر ایک ایک پیسہ دے دیوے تو کیا حرج ہے؟ خوراک کے لئے خرچ ہوتا ہے' لباس کے لئے خرچ ہوتا ہے۔ اور ضرورتوں پر خرچ ہوتا ہے تو کیا دین کے لئے ہی مال خرچ کرنا گراں گذرتا ہے؟ دیکھا گیا ہے کہ ان چند دنوں میں صدہا آدمیوں نے بیعت کی ہے مگر افسوس ہے کہ کسی نے ان کو کہا بھی نہیں کہ یہاں چندوں کی ضرورت ہے۔ خدمت کرنی بہت مفید ہوتی ہے جس قدر کوئی خدمت کرتا ہے اسی قدر وہ راسخ الایمان ہو جاتا ہے اور جو کبھی خدمت نہیں کرتے۔ ہمیں تو ان کے ایمان کا خطرہ ہی رہتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص 358)

رزق میں برکت

○ چاہئے کہ ہماری جماعت کا ہر ایک متنفس عہد کرے کہ میں اتنا چندہ دیا کروں گا۔ کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے عہد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں برکت دیتا ہے۔ اس دفعہ (دعوت الی اللہ) کے لئے جو بڑا بھاری سفر کیا جاوے تو اس میں ایک رجسٹر بھی ہمراہ رکھا جاوے۔ جہاں کوئی بیعت کرنا چاہے اس کا نام اور چندہ کا عہد درج رجسٹر کیا جاوے اور ہر ایک آدمی کو چاہئے کہ وہ عہد کرے کہ مدوسہ میں اس قدر چندہ دیوے گا اور لنگر خانہ میں اس قدر۔

بہت لوگ ایسے ہیں کہ جن کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ چندہ بھی جمع ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کو سمجھانا چاہئے کہ اگر تم سچا تعلق رکھتے ہو تو خداتعالیٰ سے پکا عہد کرلو اس قدر چندہ ضرور دیا کروں گا اور ناواقف لوگوں کو یہ بھی سمجھایا جاوے کہ وہ پوری تابعداری کریں۔ اگر وہ اتنا عہد بھی نہیں کر سکتے تو پھر جماعت میں شامل ہونے کا کیا فائدہ؟ نہایت درجہ کا بخیل اگر ایک کوڑی بھی روزانہ اپنے مال میں سے چندے کے لئے الگ کرے تو وہ بھی بہت کچھ دے سکتا ہے ایک ایک قطرہ سے دریا بن جاتا ہے۔ اگر کوئی چار روٹی کھاتا ہے تو اسے چاہئے ایک روٹی کی مقدار اس میں سے اس سلسلہ کے لئے بھی الگ کر رکھے اور نفس کو عادت ڈالے کہ ایسے کاموں کے لئے اسی طرح سے نکالا کرے۔

(ملفوظات جلد [illegible])

ایمان میں ترقی

○ چندے کی ابتدا اس سلسلہ سے ہی نہیں ہے بلکہ مالی ضرورتوں کے وقت نبیوں کے زمانہ میں بھی چندے جمع کئے گئے تھے۔ ایک وہ زمانہ

باقی صفحہ [illegible] پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریاض احمد ملک

میزبانِ رسول

حضرت ابوایوبؓ انصاری رضی

آپ کا نام خالد اور کنیت ابوایوبؓ تھی۔ قبیلہ خزرج کے خاندان نجار سے تعلق رکھتے تھے۔ شجرہ نسب یوں ہے۔ خالد بن زید کلیب بن ثعلبہ بن عبد عوف خزرجی۔ خاندان نجار گو قبائل مدینہ میں خود بھی ممتاز تھا۔ تاہم اس شرف نے کہ نبی کریم ﷺ کی وہاں ننہالی قرابت تھی۔ اس کو مدینہ کے اور قبائل سے ممتاز کر دیا تھا۔ حضرت ابوایوبؓ اس خاندان کے رئیس تھے۔ آپ ان بزرگان مدینہ میں تھے۔ جنہوں نے عقبہ کی گھاٹی میں جاکر آنحضرت ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔ جب حضرت ابوایوبؓ دولت ایمان لے کر مکہ سے پلٹے تو اپنے اہل و عیال اعزہ و اقرباء اور دوست احباب کو تبلیغ کی اور سب سے پہلے اپنی رفیقہ حیات حضرت ام حسنؓ کو حلقہ اسلام میں شامل کیا۔

ہجرتِ رسول

اللہ تعالیٰ نے اہل مدینہ کے قبول اسلام سے اسلام کو ایک مامن عطا کر دیا تھا اور مسلمان مہاجرین مکہ اور اطراف سے آ آکر مدینہ میں پناہ گزین ہوئے۔ اور آخر ماہ ربیع الاول میں نبوت کے تیرھویں سال حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ بھی عازم مدینہ ہوئے۔ اہل مدینہ بڑی بے تابی سے آنحضور ﷺ کی آمد کے منتظر تھے۔ انصار کا ایک گروہ جس میں حضرت ابوایوبؓ بھی تھے۔ روزانہ حرہ تک جو مدینہ سے تین چار میل ہے صبح اٹھ کر جاتا دوپہر تک انتظار کر کے واپس آ جاتا۔ آخر ایک روز جب یہ واپس لوٹ رہے تھے۔ ایک یہودی نے دور سے آنحضور ﷺ کو قرینہ سے پہچان کر انصار کو تشریف آوری کا مژدہ سنایا۔ انصار جن میں بنو نجار سب سے پیش پیش تھے۔ خیر مقدم کے لئے آگے بڑھے۔ آنحضور ﷺ کچھ روز قباء میں رونق افروز رہے۔ اس کے بعد مدینہ کا عزم فرمایا۔ مدینہ کی تاریخ میں یہ ایک عجیب مبارک دن تھا۔ بنو نجار اور تمام انصار ہتھیاروں سے آراستہ دو رویہ صف بستہ تھے۔ رؤسا اپنے اپنے محلوں میں قرینے سے ایستادہ خواتین گھر سے باہر نکل کر خوش آمدید کہہ رہی تھیں۔ مدینہ کے حبشی غلام جوش مسرت میں اپنے اپنے کرتب دکھا رہے تھے۔ اور خاندان نجار کی لڑکیاں دف بجا بجا کر "طلع البدر علینا" کا خیر مقدمی ترانہ گا رہی تھیں۔ غرض اس شان و شوکت سے آنحضرت ﷺ کا داخلہ ہوا کہ وداع کی گھاٹیاں مسرت کے ترانوں سے گونج اٹھیں اور مدینہ کے روزن ہائے دیوار نے اپنی آنکھوں سے وہ منظر دیکھا جو اس نے کبھی نہ دیکھا تھا۔

میزبانی کی سعادت

اب ہر شخص منتظر کہ دیکھیں میزبان دو عالم کی مہمانی کا شرف کس کو حاصل ہو۔ جدھر سے آپؐ کا گزر ہوتا۔ لوگ اہلاً و سہلاً و مرحبا کہتے ہوئے آپ کو خوش آمدید کہتے اور عرض کرتے کہ حضورؐ یہ گھر حاضر ہے لیکن کارکنان قضاوقدر نے اس شرف میزبانی کے لئے جس گھر کو چنا ہوا تھا۔ وہ حضرت ابوایوب انصاری کا کاشانہ تھا۔ آنحضرت ﷺ نے لوگوں سے فرمایا کہ اونٹنی کو آزاد چھوڑ دو۔ خدا کی جانب سے خود منزل تلاش کرے گی۔ امام مالکؒ کا قول ہے کہ اس وقت آنحضرت ﷺ پر وحی کی حالت طاری تھی۔ اور آپؐ اپنی قیام گاہ کی تجویز میں حکم الٰہی کے منتظر تھے۔ آخر ندائے وحی نے تسکین کا سرمایہ بہم پہنچایا اور ناقہ نے خانہ ابوایوبؓ کے سامنے سفر کی منزل ختم کی۔ حضرت ابوایوبؓ سامنے آئے اور درخواست کی کہ میرا گھر قریب ہے اجازت دیجئے کہ سامان اتار لوں' امیدواروں کا ہجوم اب بھی باقی تھا۔ اور لوگوں کا اصرار اجازت سے مانع تھا۔ اور میزبانی کی سعادت حضرت ابوایوب انصاریؓ کے حصے میں آئی۔ اور اس فخر لازوال پر آپ کو بے پناہ مسرت ہوئی۔

محبت کے جذبے

آنحضرت ﷺ حضرت ابوایوب انصاریؓ کے گھر تقریباً چھ ماہ تک فروکش رہے۔ اس عرصہ میں حضرت ابوایوبؓ نے نہایت عقیدت مندانہ جوش کے ساتھ آپؐ کی میزبانی کی۔ آپ کے مکان کے اوپر نیچے دو حصے تھے۔ آپ نے اوپر کا حصہ حضور سرور کائنات کے لئے مخصوص کیا۔ لیکن آپؐ نے اپنی اور زائرین کی آسانی کے لئے نیچے کا حصہ پسند فرمایا ایک دفعہ اتفاق سے کوٹھے پر پانی کا جو گھڑا تھا وہ ٹوٹ گیا چھت معمولی تھا۔ ڈر تھا کہ پانی نیچے ٹپکے اور آنحضرت کو تکلیف ہو' گھر میں میاں بیوی کے اوڑھنے کے لئے صرف ایک ہی لحاف تھا۔ دونوں نے لحاف پانی پر ڈال دیا کہ پانی جذب ہو جائے بایں ہمہ یہ تکلیف ان میزبانوں کے لئے کوئی بڑی زحمت نہ تھی کہ اسلام کی خاطر اس سے بڑی بڑی اور شدید تکلیفوں کے تحمل کا وہ عزم کر چکے تھے۔ تاہم یہ خیال کہ وہ خود اوپر اور حامل وحی نیچے ہیں۔ ایسا سوہان روح تھا جس نے حضرت ابوایوبؓ اور ان کی اہلیہ کو شب بھر بیدار رکھا اور دونوں میاں بیوی نے اس سوءِ ادب کے خوف سے چھت کے کونوں میں بیٹھ کر رات بسر کی۔ (صحیح مسلم) صبح حضرت ابوایوب انصاریؓ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور رات کا واقعہ عرض کیا اور درخواست کی کہ حضور ﷺ اوپر اقامت فرمائیں اور جاں نثار نیچے رہیں گے۔ آنحضرت ﷺ نے یہ درخواست منظور کرلی اور اوپر کی منزل میں تشریف لے گئے۔

حضور سرور کائنات جب تک آپ کے مکان میں تشریف فرما رہے عموماً انصار یا خود حضرت ابوایوبؓ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں روزانہ کھانا بھیجا کرتے تھے۔ کھانے سے جو کچھ بچ جاتا آپ حضرت ابوایوبؓ کے پاس بھیج دیتے۔ حضرت ابوایوبؓ آنحضرت ﷺ کی انگلیوں کے نشان دیکھتے اور جس طرف سے آنحضرت ﷺ نے نوش فرمایا ہوتا۔ وہیں انگلی رکھتے اور کھاتے۔ ایک دفعہ کھانا واپس آیا تو معلوم ہوا کہ حضورؐ نے تناول نہیں فرمایا۔ مضطربانہ خدمت اقدس میں پہنچے اور نہ کھانے کا سبب دریافت کیا ارشاد ہوا۔ کھانے میں لہسن تھا اور میں لہسن پسند نہیں کرتا۔ حضرت ابوایوبؓ نے کہا جو آپ کو ناپسند ہو یا رسولؐ اللہ میں بھی اس کو ناپسند کروں گا۔

(صحیح مسلم)

مواخات

ہجرت کے بعد آنحضرت ﷺ نے حضرت انسؓ کے مکان میں مہاجرین و انصار کو جمع کیا اور ایک ایک مہاجر کو ایک ایک انصار کا بھائی بنایا۔ اس موقع پر حضرت ابوایوب انصاریؓ کو حضرت مصعبؓ بن عمیر قریشی کا بھائی بنایا۔ حضرت مصعبؓ بن عمیر وہ پرجوش صحابی ہیں جنہوں نے اسلام کی خاطر بڑی بڑی سختیاں جھیلی تھیں اور ہجرت نبوی سے پہلے اسلام کے سب سے اول داعی بنا کر آنحضرت ﷺ نے ان کو مدینہ بھیجا تھا۔

جہاد میں شرکت

حضرت ابوایوب انصاریؓ حضور سرکار دو عالم کے ساتھ قریب قریب تمام غزوات میں دیگر اصحاب کبار کی طرح برابر شریک رہے۔ حضورؐ کی وفات کے بعد آپ کی زندگی کا بیشتر حصہ جہاد میں صرف ہوا۔ حضرت علیؓ کے عہد خلافت میں جو لڑائیاں پیش آئیں ان میں سے جنگ خوارج میں آپؓ شریک تھے۔ حضرت علیؓ کو آپ کی ذات پر جو اعتماد اور آپ کی قابلیت اور حسن تدبیر کا جس قدر اعتراف تھا۔ وہ اس سے ظاہر ہے کہ جب انہوں نے کوفہ کو دارالخلافہ قرار دیا تو مدینہ میں حضرت ابوایوب انصاریؓ کو اپنا جانشین چھوڑ گئے۔

صحابہ کی قدردانی

حضرت ابوایوب انصاریؓ کی زوجہ کا نام حضرت ام حسن بنت زید انصاری تھا۔ وہ مشہور صحابی خاتون تھیں۔ ابن سعد کا بیان ہے کہ ان کے بطن سے صرف ایک لڑکا عبدالرحمٰن تھا۔ اس حسن خدمت اور محبت کی یادگار میں جو حضرت ابوایوب انصاریؓ کو آنحضرت ﷺ کی ذات سے تھی۔ تمام اصحاب اور اہل بیت آپ سے محبت و عظمت کے ساتھ پیش آتے تھے۔ حضرت ابن عباسؓ حضرت علیؓ کی طرف سے بصرہ کے گورنر تھے۔ اس زمانہ میں آپ حضرت ابن عباسؓ کی ملاقات کو بصرہ تشریف لے گئے۔ ابن عباسؓ نے کہا کہ میں چاہتا ہوں جس طرح آپ نے آنحضرت ﷺ کی اقامت کے لئے اپنا گھر خالی کر دیا تھا۔ میں بھی آپ کے لئے اپنا گھر خالی کر دوں۔ لہٰذا اپنے تمام اہل و عیال کو دوسرے مکان میں منتقل کر دیا اور مکان مع اس تمام سازوسامان کے جو گھر میں موجود تھا۔ آپ کی نذر کر دیا۔

طلب حدیث میں سفر

حضرت علیؓ کے بعد امیر معاویہ کی حکومت کا زمانہ آیا۔ عقبہ بن عامر جہنی ان کی طرف سے مصر کے گورنر تھے۔ حضرت عقبہؓ کے عہد امامت میں حضرت ابوایوبؓ کو دو مرتبہ سفر کا اتفاق ہوا۔ پہلا سفر طلب حدیث کے لئے تھا۔ انہیں معلوم ہوا تھا۔ کہ حضرت عقبہؓ کسی خاص حدیث کی روایت کرتے ہیں صرف ایک حدیث کے لئے حضرت ابوایوبؓ نے عالم پیری میں سفر مصر کی زحمت گوارا کی۔ مصر پہنچ کر پہلے مسلمہ بن مخلدؓ کے مکان پر گئے۔ حضرت مسلمہؓ نے خبر پائی تو جلدی سے گھر سے باہر نکل آئے۔ اور معانقہ کے بعد پوچھا کیسے تشریف لانا ہوا۔ حضرت ابوایوبؓ نے فرمایا۔ کہ مجھ کو عقبہ کا مکان بتا دیجئے۔ مسلمہؓ سے رخصت ہو کر عقبہ کے مکان پر پہنچے۔ ان سے حدیث دریافت فرمائی اور کہا کہ اس وقت آپ کے سوا اس حدیث کو جاننے والا کوئی نہیں۔ حدیث سن کر اونٹ پر سوار ہوئے اور سیدھے مدینہ منورہ واپس چلے گئے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 4 ص 153)

آخری سفر

دوسری بار 52ھ میں روم کے خلاف جہاد میں شرکت کے ارادہ سے مصر تشریف لے گئے۔ قسطنطنیہ کے فتح کی آنحضرت ﷺ بشارت دے گئے تھے۔ امراء اسلام منتظر تھے کہ دیکھیں یہ پیشگوئی کس جانباز کے ہاتھوں پوری ہوتی ہے۔ اس سفر جہاد میں عام وباء پھیلی اور مجاہدین کی بڑی تعداد اس کی نذر ہو گئی حضرت ابوایوبؓ بھی اس وباء میں بیمار ہو گئے یزید بن معاویہ جو اس لشکر کا سپہ سالار تھا۔ وہ آپ کی عیادت کے لئے آیا۔ اور پوچھا کہ کوئی وصیت کرنی ہو۔ تو فرمایئے تعمیل کی جائے۔ آپ نے فرمایا تم دشمن کی سرزمین میں جہاں تک جا سکو میرا جنازہ لے جا کر دفن کرنا۔ چنانچہ وفات کے بعد اس کی تعمیل کی گئی۔ تمام فوج نے ہتھیار سجا کر رات کو نعش قسطنطنیہ کی دیواروں کے نیچے دفن کی۔ نماز جنازہ میں جس قدر مسلمان فوج میں تھے سب شامل تھے۔ دفن

باقی صفحہ 6 پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم ڈاکٹر عبدالخالق صاحب خالد

اہلِ ربوہ کی خصوصی توجہ کے لئے

سکیم برائے انسداد مکھی و مچھر

ANTI FLIES AND MOSQUITO SCHEME

ربوہ میں مکھی اور مچھر کے خاتمہ کیلئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ حضور انور نے محترم ڈاکٹر عبدالخالق خالد کو اس کمیٹی کا صدر مقرر کیا ہے۔ اس کمیٹی کے ممبران تینوں ذیلی تنظیموں میں سے ہوں گے۔ حضور انور کے ارشاد کی تعمیل میں ذیلی تنظیموں نے درج ذیل نمائندگان نامزد کئے ہیں۔

1۔ مکرم مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری زعیم اعلیٰ انصار اللہ ربوہ (نمائندہ انصار اللہ پاکستان)

2۔ مکرم قمر احمد کوثر صاحب۔ مہتمم مقامی ربوہ۔ نمائندہ خدام الاحمدیہ پاکستان

3۔ سید محمود احمد شاہ صاحب (نمائندہ لجنہ اماء اللہ پاکستان)

1- مکھی کے خاتمہ کا کام مجلس خدام الاحمدیہ کے سپرد ہو گا۔ جبکہ مچھر کے خاتمہ اور روک تھام کا کام مجلس انصار اللہ کے ذمہ ہو گا اور گھروں کی صفائی لجنہ اماء اللہ کے ذمہ ہو گی۔

2- مکھی اور مچھر کے انسداد کیلئے چند بنیادی اقدامات ضروری ہیں۔ جن میں علاقہ کو گندگی سے پاک کرنا، ماحول کو صاف ستھرا رکھنا، گندے پانی کی نکاسی، ادویات کا استعمال، غیر ضروری growth جڑی بوٹیوں کو تلف کرنا شامل ہیں اور ان کاموں کیلئے ربوہ میں انفرادی اور اجتماعی وقار عمل کو اس کی اصل روح کے ساتھ جاری کرنا ازبس ضروری ہے۔ اس مقصد کے حصول کیلئے صدران محلہ جات، زعماء انصار اللہ، زعماء خدام الاحمدیہ کو مل کر کام کرنا چاہئے اور اپنے اپنے محلہ جات کے ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کیلئے وقار عمل کو رواج دینا بہت ضروری ہے۔ پھر اس میں تسلسل اور باقاعدگی چاہئے۔

انسدادِ مچھر

1- مچھروں کی پرورش جمع شدہ پانی میں ہوتی ہے جگہ جگہ ایسی کچی اور پکی نالیاں ہیں جنہیں باقاعدگی کے ساتھ صاف نہیں کیا جاتا ان میں مچھر پرورش پاتا ہے۔ مختلف جگہوں پر پانی کا نکاس نہ ہونے کے باعث یا نکاس میں رکاوٹ کے باعث پانی اکٹھا ہو جاتا ہے اور بعض جگہوں پر پانی کے گڑھے ہیں جن میں مچھر پل رہا ہے۔ Proper Drainage نہ ہونے کے باعث یہ گندگی شہریوں کیلئے پریشانی کا باعث اور ملیریا پھیلنے کا موجب بنتی ہے یہ مقولہ ہے۔

No Water No Mosquito

نہ پانی ہو۔ نہ مچھر ہو

پانی کے علاوہ جگہ جگہ جھاڑیاں اور جڑی بوٹیاں ہیں جن میں مچھر پناہ لیتا ہے۔

2- نالیاں پختہ بنائی جائیں اور باقاعدہ ان کی صفائی ہوتی رہے۔ کچی نالیوں کی بھی صفائی ہوتی رہے۔ پانی کھڑا نہ ہو۔

3- Degrassing نالیوں اور جوہڑوں کے کناروں سے گھاس وغیرہ صاف کیا جائے۔

4- بارش سے پانی نشیبی جگہوں پر کھڑا ہو جاتا ہے اور مچھروں کی افزائش کی بہت سی جگہیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جہاں پانی ہفتہ سے زیادہ کھڑا ہونے کا امکان ہو اس جگہ کو مٹی سے بھر دیا جائے۔ اس طرح Filling کے عمل سے مچھروں کی افزائش کے لئے بننے والی جگہیں ختم کی جا سکتی ہیں۔

5- Pitting بعض جگہوں پر پانی بہت زیادہ ایریا میں پھیلا ہوتا ہے ایسی جگہ مناسب ہو گا کہ ایک گڑھا کھودا جائے اور اس کا پانی ہفتہ میں کم از کم ایک بار خالی کر دیا جائے۔ اس طرح اگر مٹی کا تیل Crude Oil یا Kerosene Oil تھوڑی مقدار میں ڈال دیا جائے تو پھر مچھر کی افزائش کو ختم کیا جا سکتا ہے۔

6- Dewatering جہاں پانی کی مقدار زیادہ اکٹھی ہو کر جوہڑ کی شکل اختیار کر لے اس کو پمپ کے ذریعہ ادھر ادھر بکھیر یا چھڑک دیا جائے۔

7- ایسی جگہیں جہاں پانی اکٹھا ہو جاتا ہے ان پر ملیریا آئل، جو ڈیزل، مٹی کے تیل اور کیمیکل سے بنتا ہے اس کا سپرے مچھروں کے انڈوں اور بچوں کو تباہ کر دیتا ہے اور یہ Larvicidal Spray مچھروں کی افزائش کو ختم کر دیتا ہے۔ کمیٹی یہ کام ماہرین کے مشورہ سے اپنی نگرانی میں کروائے گی اس طرح Adult Killing کے لئے گھروں میں سپرے کا انتظام بھی کیا جائے گا۔

8- گھروں سے آنے والے پانی کو Plantation یعنی پودے لگا کر ان کی آبیاری کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ بہت سی جگہوں پر احباب نے گھروں کے باہر پودے اور Hedges باڑ وغیرہ لگا کر اس پانی کو استعمال کیا ہے اور ماحول کو خوشنما بنانے کی سعی کی ہے۔

9- تعمیرات کرنے والے احباب تعمیراتی میٹریل یا ملبہ وغیرہ کو اس طرح پھینک دیتے ہیں کہ اس سے ایک تو نالیاں بند ہو جاتی ہیں اور پانی اکٹھا ہو جاتا ہے اور یہ جمع شدہ پانی سڑک اور گزرگاہوں کو خراب اور ماحول کو گندا کرتا ہے اگر یہ احباب احتیاط سے کام لیں اور مناسب انتظام کے ساتھ میٹریل یا ملبہ رکھیں تو یہ دشواری پیدا نہ ہو اور تعمیراتی کام مکمل کرنے کے ساتھ ساتھ ملبہ کو اٹھا لینا چاہئے۔

10- بازار سے سودا سلف لانے کے لئے جو پلاسٹک کے لفافے یا Shopers لائے جاتے ہیں وہ باہر پھینک دیئے جاتے ہیں اور یہ لفافے جگہ جگہ نالیوں کے اندر رکاوٹ کا باعث بنتے ہیں اور ماحول کی آلودگی کا سامان پیدا کرتے ہیں۔ چنانچہ ایسے لفافوں کو استعمال کے بعد احتیاط سے Dust Bins میں ڈال دیں یا گھروں کا کوڑا کرکٹ اس میں اکٹھا کر کے محلہ کے مقررہ فلتھ ڈپوز میں پھینکوائیں اور لفافے ادھر ادھر نہ پھینکیں۔

مکھی

مکھی کے خاتمہ کا کام مجلس خدام الاحمدیہ کے سپرد ہے۔

1- مکھی کی بہتات کی وجہ یہ نظر آتی ہے کہ ربوہ میں بعض Open Spaces اور خالی پلاٹس میں جگہ جگہ کوڑا کرکٹ اور غلاظت کے ڈھیر پڑے ہیں جن میں مکھیاں پرورش پاتی ہیں اور طرح طرح کی بیماریاں پیدا کرنے کا موجب بنتی ہے۔ مکھیوں کو تلف کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہر قسم کی غلاظت خصوصاً انسانی فضلہ، کوڑا کرکٹ، گوبر وغیرہ کو کھلی جگہ پر نہ رہنے دیا جائے بلکہ ان کو تلف کیا جائے۔ اس سلسلہ میں مجلس خدام الاحمدیہ عملی اقدامات اٹھا سکتی ہے۔ اگر خدام مستعدی سے اپنے اپنے محلہ جات میں پے درپے وقار عمل کریں۔ غلاظت اور کوڑا کرکٹ کے ڈھیروں کو اکٹھا کر کے انہیں جلا دیا جائے۔ جلانے کے لئے مٹی کا تیل، کوڑا کرکٹ، کاغذ اور جنگلی کیکر کی شاخوں کو استعمال کیا جا سکتا ہے۔ چونکہ جلانے کا کام خطرناک ہے اس لئے بچوں یا اطفال کو ہرگز اس مقصد کے لئے استعمال نہ کیا جائے۔ یہ کام زعماء محلہ خدام کی مدد سے کریں۔ وقار عمل کے سلسلہ میں جن اشیاء کی ضرورت ہو ان کی فراہمی کا کام خدام الاحمدیہ کرے۔

2- تزئین کمیٹی ربوہ نے محلہ جات میں اس وقت تک پچاس سے زائد فلتھ ڈپوز بنوا کر دیئے ہیں اور اس بارہ میں قابل قدر کام کیا ہے۔ تاہم یہ امر مشاہدہ میں آیا ہے کہ گھروں سے کوڑا کرکٹ اٹھا کر لانے والے یا لانے والیاں ڈپو کے اندر پھینکنے کی بجائے اس کے اردگرد باہر کوڑا پھینک کر چلی جاتی ہیں اس سے Bin کے اردگرد کوڑا کرکٹ اور گندگی کے ڈھیر لگ جاتے ہیں جو ماحول کو گندا کر دیتا ہے۔ اس سلسلہ میں محلہ کی انتظامیہ، انصار اللہ، خدام الاحمدیہ کو موثر تلقین، تحریک اور نگرانی کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کام کے لئے لجنہ اماء اللہ ربوہ کے تعاون کی بھی اشد ضرورت ہے۔ کہ گھروں کے اندر کام کرنے والی عورتیں جو کوڑا کرکٹ گھروں سے لاتی ہیں ان کو مسلسل تلقین کرتی رہا کریں اور باقاعدہ پوچھا کریں کہ وہ کوڑا کرکٹ Bin یا ڈپوز کے اندر پھینک کر آئی ہیں یا نہیں۔ اس طرح بار بار کی تلقین اور پوچھ گچھ سے صورتحال بہتر ہو جائے گی۔

3- بلدیہ ربوہ کی ٹریکٹر ٹرالی اور بعض جگہوں سے تزئین کمیٹی کے زیر انتظام ان ڈپوز سے کوڑا کرکٹ کی Disposal ہوتی ہے۔ اس کام کے لئے بلدیہ ربوہ کے عملہ کا تعاون از حد ضروری ہے۔ صدر صاحب کمیٹی بلدیہ ربوہ سے رابطہ کر کے اس امر کا انتظام اور سعی کریں گے کہ ان فلتھ ڈپوز سے بلدیہ کا عملہ باقاعدگی سے کوڑا کرکٹ اٹھائے اور Regular Periodic Disposal کا نظام جاری رہے۔ تاہم اس سلسلہ میں صدران محلہ جات اور ذیلی تنظیموں کے عہدیداران سے بھی توقع کی جاتی ہے کہ اس کام میں جہاں سستی اور غفلت نظر آئے اس کی نشاندہی کریں۔

4- جن محلہ جات میں فلتھ ڈپوز ابھی تک نہیں بنے یا بہت دور ہیں ان محلہ جات کے صدر صاحبان محلہ کی ضرورت کے تابع تزئین کمیٹی ربوہ سے رابطہ قائم کر کے فلتھ ڈپوز بنانے کی درخواست کر سکتے ہیں تاہم فلتھ ڈپوز کے لئے جگہ کا تعین صدر محلہ کریں گے۔ تزئین کمیٹی ربوہ ان کو فلتھ ڈپوز بنا دے گی۔ انشاء اللہ۔

5- بعض گھرانے اپنے گھروں میں صفائی کا بہت خیال رکھتے ہیں لیکن ان کے خاکروب اور صفائی کرنے والے ان کے گھروں سے کوڑا کرکٹ اٹھا کر باہر دیواروں کے ساتھ یا ملحقہ خالی پلاٹس میں پھینک دیتے ہیں۔ اس طرح ماحول کو گندا کیا جاتا ہے۔ انصار، خدام، لجنہ مل کر اس کام کی نگرانی کریں کہ خاکروب جو گھروں سے کوڑا کرکٹ، اٹھاتے ہیں وہ اس کو جگہ جگہ نہ پھینکیں بلکہ محلہ میں قائم فلتھ ڈپوز میں ڈالا کریں۔

6- جن جگہوں پر فلتھ ڈپوز ابھی نہیں بنے یا فاصلہ کے لحاظ سے دور ہیں ان کو کوڑا کرکٹ ادھر ادھر پھینکنے کی بجائے وقار عمل کے ذریعہ گڑھا کھود کر اس میں ڈالنا چاہئے نہ کہ ہر جگہ پر پھینک دیا جائے۔

7- گھروں میں مستورات ایسا انتظام کریں کہ گھر کا کوڑا کرکٹ مثلاً سبزیوں کے چھلکے اور دوسرا گند ایک کنستر یا ڈبہ میں ڈالتی جائیں جس کے اوپر ڈھکنا لگا ہو اور ایسا انتظام کریں کہ قائم شدہ فلتھ ڈپوز میں اس کو روزانہ خالی کیا جائے۔

8- اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب ربوہ میں کثرت کے ساتھ گھروں میں فلش سسٹم کا انتظام ہے یا سادہ طرز کا Septic Tank یا Pit Latrine موجود ہے تاہم جن گھرانوں میں یہ انتظام نہیں ان کے مالکان کو ترغیب دی جائے کہ وہ اپنے اور اپنے بچوں کی صحت کی خاطر کچھ خرچ برداشت کریں اور سادہ طرز کا Septic Tank یا Pit Latrine یا فلش بنوالیں۔

9- سلسلہ کے ادارہ جات ان کے احاطہ جات۔ دفاتر و کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ، دفاتر و کوارٹرز تحریک جدید، دفاتر و کوارٹرز وقف جدید، دفاتر انصار اللہ، خدام الاحمدیہ احاطہ لجنہ اماء اللہ، احاطہ دفتر جلسہ سالانہ، دارالضیافت فضل عمر ہسپتال، جامعہ احمدیہ، احاطہ پرائیویٹ سیکرٹری، مدرسۃ الحفظ، پریس لنگر خانہ جات، بیرکس، ان ادارہ جات کے سربراہان کا یہ فرض ہے کہ اپنے اپنے احاطہ جات اور اس کے ماحول کی صفائی، مکھی و مچھر کی تلفی کا ہر ممکن انتظام کریں۔

10- مکانات کے مالکان کو اس امر کی ہدایت کی

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علاج بالغذاء

ڈاکٹر نذیر احمد مظہر

اِملی اور آلو بخارے کا شربت

موسم گرما کے بیشتر عوارض کا علاج

یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ سب سے بہتر علاج وہ ہے۔ جو غذا کے ذریعہ کیا جائے۔ غذا کا گہرا اثر نہ صرف جسم پر بلکہ روح پر بھی پڑتا ہے۔ مناسب غذاؤں سے جسم کی صحیح پرورش و مضبوطی وابستہ ہے۔ امراض کے حملہ کے مقابلہ کے لئے جسم قوی تر ہو جاتا ہے۔ مناسب غذائیں نہ صرف امراض سے تحفظ فراہم کرتی ہیں بلکہ امراض کے حملہ کی صورت میں ان کی بدولت بہترین نتائج بھی حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

آج ہم موسم گرما کے بیشتر عوارض سے تحفظ و علاج کے لئے ایک مفید و خوش ذائقہ مشروب کا ذکر کرتے ہیں۔ وہ مشروب املی و آلو بخارا کا آب زلال (نتھرا ہوا پانی) ہے۔ جو ذائقہ میں ترش اور مزاج و تاثیر کے لحاظ سے سرد ہے۔

اشیاء املی بیس تا پچاس گرام۔ آلو بخارا پندرہ تا تیس دانہ۔

ترکیب و طریقۂ استعمال رات کو یا 4-5 گھنٹے پہلے پانی میں بھگو دیں اور آب زلال (نتھرا ہوا پانی) حسب پسند چینی یا نمک یا دونوں ڈال کر اور برف سے ٹھنڈا کر کے پیئیں۔ یہ کہ پانی کتنا ہونا چاہئے ہر شخص کی پسند و مرضی پر منحصر ہے۔ جو جس قدر ترشی پسند کرتا ہو اس کے مطابق پانی کی مقدار کم و بیش کرسکتے ہیں۔ املی کو تنہا یا دونوں کو اکٹھا بھگو دیتے ہیں اکٹھا بھگونے کی صورت میں مقدار میں نصف یا اس سے کم و بیش کرسکتے ہیں۔ لیکن ان کو بھگونے کے بعد زیادہ ملنا ذائقہ کو خراب کر دیتا ہے۔ نیز یہ بھی یاد رہے کہ املی کے برخلاف آلو بخارا باوجود ترش ہونے کے کھانسی کے لئے مضر نہیں ہے۔

فوائد موسم گرما میں اور بالخصوص گرم مزاجوں کے لئے حد درجہ نافع ہے۔ گرمی کی علامات کے ازالہ کے لئے مثلاً سر کی چوٹی ہاتھ پاؤں اور جسم کی جلن۔ منہ کا ذائقہ تلخ ہونا۔ بھوک نہ لگنا۔ معدے میں گرانی و جلن و سوزش گھبراہٹ بے چینی۔ پیاس کی شدت منہ کی خشکی، پیشاب کی رنگت کا زرد ہونا اور جل کر آنا۔ انتڑیوں کی خشکی و قبض۔ انتڑیوں کی سوزش۔ جسم کی رنگت کی زردی۔ دوران سر بوجہ گرمی و خفقان (دل کا تیز دھڑکنا) نزلہ زکام سردرد کھانسی اور بخار وغیرہ کے لئے مفید ہے۔

قدرے تفصیل یہ ہے۔ خون کے جوش کو بٹھاتا ہے۔ خصوصاً جلدی امراض کے مادہ فاسد کو خارج کرتا ہے۔ موسم گرما میں لو لگنا و گرمی کے بخاروں نئے و پرانے سب میں مفید ہے۔ وبائی امراض کے زہروں کا ازالہ کرتا ہے۔ طبیعت کو فرحت و تازگی بخشتا ہے۔ مقوی قلب و معدہ و ہاضم ہے پیاس کو بجھاتا ہے۔ متلی دور کرتا ہے۔ ہیضہ میں مفید ہے اور کثرت اسہال کے نتیجے میں لاحق ہونے والی پانی کی کمی پوری کرتا ہے۔ غلیظ مادوں کو قابل اخراج بنا کر انتڑیوں اور گردوں کی راہ سے خارج کرتا ہے۔ خفقان (دل کی تیز دھڑکن) میں تخم ریحان چھڑک کر استعمال کرنے سے بہت فائدہ کرتا ہے۔ دائمی قبض میں اسبغول سالم یا چھلکا اسبغول چھڑک کر پلانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ جمے ہوئے بلغمی و دیگر مادوں کو قابل اخراج بنا کر خارج کرتا ہے۔ ذیابیطس کے مریضوں کی پیاس کو بجھاتا ہے۔ تاہم یہ ضروری ہے کہ ساتھ چینی کا استعمال نہ کیا جائے۔ اسی طرح ہائی بلڈ پریشر کے مریضوں کے لئے مفید ہے مگر نمک سے پرہیز لازم ہے۔ گرمی کے سبب سے ہونے والے جریان خون کو روکتا ہے۔ طبیعت کا چڑچڑا پن اور غصہ کی زیادتی کو دور کرتا ہے۔

غیر مفید اثرات سرد مزاجوں کو نقصان دیتا ہے۔ بالخصوص ریاحی و بلغمی مزاجوں اور بوڑھے لوگوں کے لئے مضر ہے۔ جوڑوں میں درد پیدا کر سکتا ہے۔ زیادہ ترشی کے سبب گلے میں خراش پیدا کر سکتا ہے۔ سرد مزاج لوگ آب زلال کو بلحاظ موسم بغیر برف یا پھر نیم گرم کر کے پی سکتے ہیں۔ اس کے استعمال کا بہترین زمانہ گرما کا وہ موسم ہے جب گرم و خشک لوئیں چلتی ہیں۔ برسات کے موسم میں اس کا کثرت استعمال مرطوب مزاج لوگوں کیلئے مضر ہو سکتا ہے تاہم صفراوی اور گرم مزاج اپنی طبیعت کے مطابق کسی بھی موسم میں استعمال کرسکتے ہیں۔

☆......☆......☆......☆

بقیہ صفحہ 3

تھا کہ ذرا چندے کا اشارہ ہوا تو تمام گھر کا مال لا کر سامنے رکھ دیا۔ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ حسب مقدور کچھ دینا چاہئے اور آپ ﷺ کی منشاء تھی کہ دیکھا جاوے کہ کون کس قدر لاتا ہے۔ ابوبکرؓ نے سارا مال لا کر سامنے رکھ دیا۔ اور حضرت عمرؓ نے نصف مال۔ آپ نے فرمایا کہ یہی فرق تمہارے مدارج میں ہے اور ایک آج کا زمانہ ہے کہ کوئی جانتا ہی نہیں کہ مدد دینی بھی ضروری ہے۔ حالانکہ اپنی گذران عمدہ رکھتے ہیں ان کے برخلاف ہندوؤں وغیرہ کو دیکھو کہ کئی کئی لاکھ چندہ جمع کر کے کارخانہ چلاتے ہیں اور بڑی بڑی مذہبی عمارات بناتے اور دیگر موقعوں پر صرف کرتے ہیں حالانکہ یہاں تو بہت ہلکے چندے ہیں۔ پس اگر کوئی معاہدہ نہیں کرتا تو اسے خارج کرنا چاہئے وہ منافق ہے اور اس کا دل سیاہ ہے۔ ہم ہرگز نہیں کہتے کہ ماہواری روپے ہی ضرور دو ہم تو یہ کہتے ہیں کہ معاہدہ کر کے دو جس میں کبھی فرق نہ آوے......

یہ معاہدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ معاہدہ ہوتا ہے اس کو نباہنا چاہئے۔ اس کے برخلاف کرنے میں خیانت ہوا کرتی ہے۔ کوئی کسی ادنیٰ درجہ کے نواب کی خیانت کر کے اس کے سامنے نہیں ہو سکتا تو احکم الحاکمین کی خیانت کر کے کس طرح اسے اپنا چہرہ دکھلا سکتا ہے۔ ایک آدمی سے کچھ نہیں ہوتا۔ جمہوری امداد میں برکت ہوا کرتی ہے۔ بڑی بڑی سلطنتیں بھی آخر چندوں پر ہی چلتی ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ دنیوی سلطنتیں زور سے ٹیکس وغیرہ لگا کر وصول کرتے ہیں۔ اور یہاں ہم رضا اور ارادہ پر چھوڑتے ہیں۔ چندہ دینے سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے اور یہ محبت اور اخلاص کا کام ہے۔

پس ضرور ہے کہ ہزار در ہزار آدمی جو بیعت کرتے ہیں انکو کہا جاوے کہ اپنے نفس پر کچھ مقرر کریں اور اس میں پھر غفلت نہ ہو۔

(ملفوظات جلد سوم 358-361)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 4

کرنے کے بعد یزید نے کفار کی طرف سے مزار کی بے ادبی کے خوف سے زمین کے برابر کر دیا۔ صبح کو رومیوں نے مسلمانوں سے پوچھا کہ رات آپ لوگ کچھ مصروف سے نظر آتے تھے بات کیا تھی۔ مسلمانوں نے کہا کہ ہمارے پیغمبر ﷺ کے ایک جلیل القدر دوست نے وفات پائی۔ ان کی تدفین میں مصروف تھے۔ لیکن جہاں ہم نے دفن کیا ہے تمہیں معلوم ہے۔ لیکن یاد رکھو کہ اگر نعش کے ساتھ کوئی گستاخی تمہاری طرف سے روا رکھی گئی تو اینٹ سے اینٹ بجا دی جائے گی۔

آج حضرت ابوایوب انصاریؓ کا مزار دیوار قسطنطنیہ کے قریب ہے اور اب تک زیارت گاہ خلائق ہے۔

(ابن سعد ج 3 ق اول صفحہ 50)

علم کی محبت

حضرت ابو ایوبؓ کے سبب علم اور نشر معارف کی انتہا یہ تھی کہ بستر مرگ پر بھی آپ کی زبان اشاعت حدیث کا مقدس فریضہ ادا کر رہی تھی۔ وفات سے قبل آپ نے آنحضورؐ سے دو حدیثیں روایت کیں جو پہلے کبھی انہوں نے بیان نہیں کی تھیں۔ آپ کی وفات کے بعد عام اعلان کے ذریعے سے وہ لوگوں تک پہنچائی گئیں۔

(مسند احمد بن حنبل ج 5 ص 414)

حق گوئی

حق گوئی کا یہ عالم تھا کہ حکومت اور امارت کا دبدبہ اور شان بھی اس سے باز نہیں رکھ سکتا تھا۔ ایک دفعہ مصر کے گورنر عقبہ بن عامر جہنی نے جو خود صحابی تھے۔ کسی سبب سے مغرب کی نماز میں دیر کر دی حضرت ابوایوب انصاریؓ نے اٹھ کر پوچھا عقبہ یہ کیسی نماز ہے۔ حضرت عقبہؓ نے کہا ایک کام کی وجہ سے دیر ہو گئی۔ آپ نے کہا تم صاحب رسول اللہ ہو۔ تمہارے اس فعل سے لوگوں کو گمان ہو گا کہ شاید آنحضرت ﷺ اسی وقت نماز پڑھتے تھے۔ حالانکہ حضورؐ نے مغرب کی نماز کی تعجیل فرمائی ہے۔

(مسند احمد بن حنبل ج 5 صفحہ 417)

حضرت خالد بن ولیدؓ کے صاحبزادے عبدالرحمان نے کسی جنگ میں چار قیدیوں کو ہاتھ پاؤں بندھوا کر قتل کروا دیا۔ حضرت ابوایوب انصاریؓ کو خبر ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ اس قسم کے وحشیانہ قتل سے آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ اور میں تو اس طرح مرغی کا مارنا بھی پسند نہیں کرتا۔

(مسند احمد بن حنبل ج 5 ص 422)

جنگ روم کے زمانہ میں جہاز میں بہت سے قیدی ایک افسر کی نگرانی میں تھے۔ حضرت ابوایوبؓ ادھر سے گزرے تو دیکھا کہ قیدیوں میں ایک عورت بھی ہے جو زار زار رو رہی ہے۔ حضرت ابوایوبؓ نے سبب پوچھا۔ لوگوں نے کہا کہ اس کا بچہ اس سے چھین کر الگ کر دیا گیا ہے۔ حضرت ابوایوب انصاریؓ نے لڑکے کا ہاتھ پکڑ کر عورت کے ہاتھ میں دے دیا۔ افسر نے امیر سے اس کی شکایت کی امیر نے باز پرس کی تو بولے۔ رسولؐ اللہ نے اس طریقہ ستم کی ممانعت کی ہے اور بس۔

حضرت ابوایوبؓ کی حریت ضمیر کا یہ فطری تقاضا تھا کہ جو بات اسلام کے خلاف دیکھیں اس پر لوگوں کو متنبہ کریں۔ اور یہ فریضہ آپ ساری زندگی عمدگی سے ادا کرتے رہے۔

☆......☆......☆......☆

بقیہ صفحہ ۲

جائے کہ وہ حتی الوسع مکانوں میں جالیاں لگوائیں خصوصاً باورچی خانوں اور کھانے کے کمرہ میں جالیاں لگانا ازبس ضروری ہے۔

11- اخبار الفضل میں مضامین شائع کرائے جائیں گے جن میں اہالیان شہر کو مکھی اور مچھر کے مضر نقصانات اور ان سے بچاؤ کے لئے احتیاطی تدابیر بیان کی جائیں گی۔

12- مکھی اور مچھر کی تلفی کی سکیم کو کامیاب بنانے کے لئے ضروری ہے کہ علاوہ اخبارات میں مضامین چھاپنے کے محلہ جات میں Health Education کے تحت لیکچر دیئے جائیں اس مقصد کے لئے صدران محلہ جات اور ذیلی تنظیموں سے تعاون کی درخواست کی جائے گی۔

13- ایسے افراد جنہوں نے مویشی پال رکھے ہیں ان کا یہ فرض ہے کہ وہ صفائی کا خاص رکھیں۔ گوبر وغیرہ کو صاف کر کے ان کی Disposal کا صحیح انتظام کریں کیونکہ مویشیوں کا گوبر مکھی کی پرورش کے لئے بہترین جگہ ہے اس لئے ان کا یہ اخلاقی فرض ہے کہ جہاں مویشیوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں وہاں وہ صفائی کا خیال رکھیں اور ماحول کو گندا نہ کریں۔

14- ادارہ جات نے اپنے اپنے احاطہ جات اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

کوارٹرز کے ساتھ یا سامنے پختہ نالیاں تو تعمیر کروا دی ہیں تاہم کوارٹرز کے احاطہ میں ان نالیوں کی صفائی توجہ کی محتاج ہے۔ ان کوارٹرز میں رہائش رکھنے والے کارکنان سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ شہریوں کے لئے مثالی نمونہ پیش کریں گے۔

15- بازار سے کھانے پینے کی اشیاء خریدتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ ان دوکانوں کو خرید و فروخت کے لئے ترجیح دیں جو کھانے پینے کی اشیاء کو مکھیوں، گرد و غبار سے محفوظ رکھتے ہیں اور اپنی دکانوں کو جالیاں وغیرہ لگا کر محفوظ رکھا ہوا ہے۔

16- گھروں میں مکھی مارنے کے لئے پہلے ایک طریق رائج کیا تھا کہ گیلی بوری پر مکھی مار دوائی شکر، گڑ ڈال کر رکھ دیں تو اس پر مکھیاں آکر مر جاتی تھیں۔ اب کمیٹی نے ماہرین کے مشورہ سے ایک ایسا انتظام کیا ہے جو نسبتاً سہولت کے ساتھ کیا جا سکتا ہے۔ ایسے چھوٹے گتے تیار کروائے گئے ہیں جن کی ایک طرف کھردری سطح والے حصہ پر مکھی مارنے کی دوا لگی ہوئی ہے جو تین ہفتے تا ایک ماہ مکھی مارنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اس گتے کو گھر میں جہاں مکھیوں کی بہتات ہو وہاں رکھ دیں اور اس گتے کو ہر وقت گیلا رکھیں مکھیاں اس پر بیٹھنے کے بعد مر جائیں گی۔ یہ گتے مجلس خدام الاحمدیہ کو مہیا کر دیئے گئے ہیں۔ گھروں، دفاتر، بیوت میں ان گتوں کو رکھ کر مکھی کو مارا جا سکتا ہے۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں اس کا کامیاب تجربہ کرنے بعد اس سکیم کو جاری کیا گیا ہے۔

سکیم برائے اطفال

17- اس سکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اطفال الاحمدیہ کے تعاون کی ضرورت ہے۔ اگر گھروں میں بچوں کو Fly Beaters یعنی مکھی مارلے دیئے جائیں اور بچوں کو تلقین کی جائے کہ وہ جہاں بھی مکھی، مچھر دیکھیں اسے Fly Beaters سے ماردیں تو امید ہے کہ جو مکھی و مچھر پرورش پا چکی ہے وہ گھروں سے نابود ہو جائے گی۔ بچے یہ کام شوق اور محنت سے کریں گے۔ اس مقصد کے لئے اطفال الاحمدیہ اکٹھے Fly Beaters سستے داموں خرید کر گھروں میں مہیا کر سکتی ہے۔

18- مکھی، مچھر کے خاتمہ کے سلسلہ میں ٹاؤن کمیٹی ربوہ کے تعاون کی اشد ضرورت ہے ان سے اس مقصد کے لئے تعاون حاصل کیا جائے گا۔

19- کمیٹی اس امر کی نگرانی کرتی رہے گی کہ ان ہدایات پر عمل کیا جا رہا ہے یا نہیں۔ جہاں کوتاہی نظر آئے گی ان کو توجہ دلائی جائے گی۔

20- اس سکیم کی 5000 کاپیاں شائع کروا کے گھر گھر تقسیم کی جاویں گی نیز ادارہ جات میں بھجوائی جائیں گی۔ اس کی اشاعت کے لئے مجلس انصار اللہ پاکستان سے اور تقسیم کے لئے خدام الاحمدیہ پاکستان سے درخواست کی جائے گی۔

○ ربوہ میں مکمل صفائی اور ماحول کی پاکیزگی سے ہی مکھی، مچھر اور دیگر جراثیم کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ ان کاموں کے لئے ہماری تنظیمیں اپنے اپنے ذرائع سے یہ امور نہایت آسانی اور خوش اسلوبی سے کر سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ربوہ کے پاکیزہ اور روحانی ماحول کے ساتھ ساتھ ظاہری ماحول کو بھی صاف ستھرا اور پاکیزہ بنائیں۔

نکاح

○ عزیزہ شبانہ ناہید صاحبہ بنت مکرم شیخ مقبول احمد امینی صاحب دارالنصر غربی الف ربوہ کا نکاح عزیز مکرم علی سفیان فاروقی صاحب ولد مکرم ناصر خلیل احمد صاحب فاروقی کے ساتھ بعوض پچاس ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ 98-7-2 کو بیت الذکر اقبال میں مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی صدر دارالنصر نے پڑھا۔

احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ عزیزہ مکرمہ شمیم عارف صاحبہ بنت مکرم میاں محمد عارف صاحب فیکٹری ایریا ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرم افتخار احمد صاحب ابن سردار احمد صاحب مرحوم ساکن ناصر آباد ربوہ مورخہ یکم جولائی 1998ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے مبلغ بیس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

احباب سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادتیں

○ احمدیہ گزٹ کینیڈا کے مینجر مکرم خلیفہ عبدالوکیل صاحب کی بیٹیوں اور بیٹے کو اللہ تعالیٰ نے ولادتوں سے نوازا ہے۔ ان کے صاحبزادے عبدالباسط خلیفہ صاحب کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے بیٹی عطا فرمائی ہے۔ بچی کا نام عزیزہ "مریم خلیفہ" تجویز ہوا ہے یہ بچی مکرم خلیفہ صاحب کی پوتی اور مکرم چوہدری رحمت علی صاحب آف کیلگری کی نواسی ہے۔

○ آپ کے داماد محترم احمد ہمایوں عامر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام "سعد احمد" تجویز ہوا ہے۔ یہ بچہ مکرم مظفر احمد ظفری صاحب کا پوتا اور مکرم خلیفہ صاحب کا نواسہ ہے۔

○ اللہ تعالیٰ نے ان کے دوسرے داماد اور محترم احمد اسلم خان صاحب آف آری زونا، امریکہ کو بیٹی عطا کی ہے۔ اس بچی کا نام "طوبیٰ احمد" تجویز کیا گیا ہے۔ یہ بچی مکرم شمس الدین اسلم خان صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ پشاور کی پوتی اور مکرم خلیفہ صاحب کی نواسی ہے۔

احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ انہیں صحت و سلامتی والی لمبی عمریں عطا کرے۔ نیک اور صالح بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم فضل احمد بھنڈر (معلم وقف جدید) چک نمبر 161 مراد ضلع بہاولپور کو مورخہ 98-5-17 کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے از راہ شفقت بچے کا نام شکیل احمد عطا فرمایا ہے۔ (بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے) بچہ مکرم چوہدری رسول بخش بھنڈر چک نمبر 161 مراد ضلع بہاولپور کا پوتا ہے اور مکرم چوہدری منیر احمد وڑائچ صاحب چک نمبر 84 فتح۔ ضلع بہاولپور کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے بچے کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

پتہ درکار ہے

○ مکرم یوسف رحیم صاحب ولد عبدالرحیم یونس صاحب جنہوں نے 1944ء میں ضلع چٹاگانگ مشرقی پاکستان موجودہ بنگلہ دیش سے وصیت کی تھی۔ اگر وہ یہ اعلان خود پڑھیں یا ان کے کسی عزیز کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو براہ مہربانی نظارت ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

○ مکرمہ امتہ المتین صاحبہ اہلیہ مکرم رانا محمد صدیق صاحب نے کورنگی کریک کراچی سے وصیت کی۔ لاہور اور بھکو بھٹی ضلع سیالکوٹ سے ہی تعلق ہے اگر وہ خود پڑھیں یا ان کے کسی عزیز کو علم ہو تو دفتر وصیت سے رابطہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

اعلان داخلہ

○ قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد نے مندرجہ ذیل مضامین میں سیلف فنانس سکیم کے تحت داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

1- بیالوجی۔ 2- MBA۔ 3- کیمسٹری۔ 4- کمپیوٹر سائنس۔ 5- اکنامکس۔ 6- میتھ۔ 7- فزکس۔ 8- شماریات۔

یہ دو سالہ پروگرام ہے اور ہر سمسٹر کی فیس -/26000 روپے ہے۔ وہ طلبہ جنہوں نے کوئی ایسی بیچلرز ڈگری مکمل کی ہو جس کا دورانیہ 2 سال سے زائد کا ہو وہ داخلہ کے اہل نہیں ہیں۔ کمپیوٹر سائنس میں داخلہ حاصل کرنے والے طلبہ کو رجحان ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہوگا۔ داخلہ فارم یونیورسٹی سے دستیاب ہیں۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 1۔ اگست 98ء ہے۔

اعلان

○ وہ طلباء و طالبات جو پنجاب یونیورسٹی کے تحت ریگولر یا پرائیویٹ امتحان دینا چاہتے ہوں ان کے لئے لازمی ہوگا کہ وہ داخلہ فارم کے ساتھ تین تصاویر (تصدیق شدہ) ساتھ لگائیں نیز شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی بھی ساتھ لف کریں۔

(نظارت تعلیم)

درخواست دعا

○ مکرم محمود احمد خان صاحب دارالعلوم غربی حلقہ نثار ربوہ کا ہرنیا کا اپریشن مورخہ 98-7-10 الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں ہو گیا ہے۔

○ مکرم سید کلیم احمد شاہ صاحب آف چک نمبر L-6/11 ضلع ساہیوال بعارضہ قلب بیمار ہیں اور سول ہسپتال ساہیوال میں زیر علاج ہیں۔

○ مکرم محمود احمد باجوہ ریٹائر معلم اصلاح و ارشاد عرصہ قریباً چار سال سے مختلف بیماریوں اور حادثات کا شکار ہیں۔ ان سب احباب کی صحت کاملہ و عاجلہ و پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ زینب بی بی صاحبہ بیوہ مکرم محمد اسماعیل صاحب اٹھوال احمد آباد سانگرہ ضلع جھنگ مورخہ 5۔ جولائی 98ء فضل عمر ہسپتال میں انتقال فرما گئیں۔ اگلے روز دفاتر صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے لان میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے جنازہ پڑھایا۔ اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم حکیم نذیر احمد صاحب ریحان مربی سلسلہ نے دعا کروائی موصوفہ مکرم ارشاد انور صاحب مربی سلسلہ کی والدہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

اعلان گمشدگی

○ مکرم قاضی محمد مظفر صاحب عمر 80 سال قد 5 فٹ 2 انچ رنگ گندمی، داڑھی سفید جسم دبلا پتلا، عموماً سلوار قمیض اور جناح کیپ یا سفید ٹوپی پہنتے ہیں۔ پیشانی پر محراب کا نشان ہے۔ بوجہ پیرانہ سالی قدرے نسیان کا غلبہ ہے۔ مورخہ 98-6-14 فتح پور گجرات سے ربوہ آئے اور 98-6-18 ربوہ سے گجرات کے لئے روانہ ہو گئے۔ مگر وہ گھر نہیں پہنچے۔ جس کسی دوست کو ان کے بارے میں معلومات ہوں۔ براہ کرم نظارت امور عامہ ربوہ یا مکرم محمد منور صاحب فتح پور گجرات کو اطلاع دیں۔

بازیافتہ اشیاء

○ مورخہ 98-7-8 کو کالج روڈ سے ایک نظر کی عینک اور چاندی کی انگوٹھی ملی ہے۔ جس کی ہو۔ وہ مکرم منیر احمد صاحب معرفت عبدالحی پان شاپ دارالبرکات ربوہ سے نشانی بتا کر حاصل کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

14-جولائی غروب آفتاب 18-7
15-جولائی طلوع آفتاب 11-5

عالمی خبریں

روس بھارت کو غوری شکن میزائل دے گا۔ بھارت کی فوجی تنصیبات اور ہر شہر غوری میزائیل کی زد میں ہے جسے بچانے کے لئے روس نے اینٹی بیلاسٹک میزائیل سسٹم فراہم کرنے کی پیشکش کی ہے۔ اس کا نشانہ 98% صحیح ہونے کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔

امریکی وزارت خارجہ کے ایک سینئر افسر نے کہا ہے کہ پاکستان پر سے پابندیاں اٹھانے کی کوئی تجویز زیر غور نہیں۔

عالمی فٹ بال کپ فرانس نے برازیل کو صفر کے مقابلے میں تین گولوں سے ہرا کر جیت لیا۔

بھارت میں شدید بارشوں اور سیلاب سے 50- افراد ہلاک اور لاکھوں بے گھر ہو گئے۔ 5- ارب روپے کی املاک کو نقصان پہنچا ہے۔ بنگلہ دیش میں مون سون کی بارشوں سے 4- لاکھ افراد بے گھر ہو گئے۔

نائیجیریا کے لیڈر مشہود ابیولا کے بارے میں پوسٹ مارٹم رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ وہ طبعی موت مرے۔ ان کی وفات قید کے دوران ہوئی تھی۔ نائیجیریا میں ان کی وفات پر ہنگاموں میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد 60 ہو چکی ہے۔

بھارت میں خواتین کی نشستوں کے سوال پر لوک سبھا (ایوان زیریں) میں کرسیاں چلنے کا خطرہ ہے۔ بھارتی حکومت خواتین کی نشستیں ایک تہائی کرنے کا بل پیش کر رہی ہے۔

سیکرٹری جنرل اقوام متحدہ مسٹر کوفی عنان نے کہا ہے کہ اگر امریکہ نے اقوام متحدہ کے واجبات ادا نہ کئے تو اس کا ووٹ کا حق ختم کر دیا جائے گا۔ یاد رہے کہ امریکہ کے ذمے اقوام متحدہ کے سب سے زیادہ واجبات قابل ادا ہیں۔

افغانستان میں طالبان نے شمالی اتحاد پر پھر حملہ کیا اور اہم علاقہ چھین لیا۔ مخالف اتحاد نے علاقہ چھینے جانے کی تردید کی ہے۔

بوسنیا میں ہزاروں مسلمانوں کے قتل عام کی تیسری سالگرہ منائی گئی۔ متاثرین کے عزیزوں نے تمام بڑے شہروں میں مظاہرے کئے اور گم شدہ افراد کی فہرستیں لے کر سفارت خانوں تک گئے۔ 1995ء میں سربوں نے مسلمانوں کا قتل عام کر کے ان کو کئی اجتماعی قبروں میں دفن کر دیا تھا۔

مصر کے وکیل نے فرانس سے مطالبہ کیا ہے وہ 1870ء میں فرانس کے نپولین بوناپارٹ کی فوج کے گھوڑے مسجد الازہر میں داخل ہونے پر معافی مانگے۔

وائس آف امریکہ نے ایک خبر میں بتایا ہے کہ نائیجیریا کے سابق فوجی حکمران جنرل اباچا کو طوائفوں نے زہر دے کر ہلاک کر دیا تھا۔ وہ طوائفوں کے ساتھ رنگ رلیاں منا رہے تھے۔ نیو یارک ٹائمز نے خبر کی تصدیق کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

ہر سال ایک کروڑ دس لاکھ بچے آلودہ پانی کی وجہ سے مر جاتے ہیں اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ماحول کی آلودگی پر قابو نہ پایا گیا تو 5 میں سے ایک بچہ 5 سال کی عمر تک مرجائے گا۔

بھارتی وزارت دفاع کے ترجمان نے الزام لگایا ہے کہ 50 ہزار کشمیری حریت پسند کنٹرول لائن پار کرنے کے لئے تیار کھڑے ہیں۔ ترجمان نے الزام لگایا کہ آزاد کشمیر اور افغانستان کے علاوہ مصر، یمن، اور لبنان کے مجاہدین بھی مقبوضہ کشمیر میں لڑ رہے ہیں۔

ایک جرمن اخبار نے لکھا ہے کہ اسرائیل بھارت سے مل کر پاکستان کی ایٹمی طاقت کو تباہ کرنے کی کوشش کر سکتا ہے۔ پاکستان کے ایٹمی دھماکوں کے بعد مشرق وسطیٰ میں ہتھیاروں کی دوڑ کا خدشہ ہے۔ پاکستان کے ایٹمی طاقت ہونے سے اسلامی دنیا کی قوت میں اضافہ ہو گیا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

آئی ایم ایف نے پاکستان کو پیشکش کی تھی کہ اگر قرضے چاہتے ہو تو سی ٹی بی ٹی پر دستخط کر دو۔ وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف نے پیشکش ٹھکرا دی ہے۔ اقتصادی ماہرین نے کہا ہے کہ مشروط پیشکش سے آئی ایم ایف کے خود مختار مالیاتی ادارہ ہونے کی قلعی کھل گئی ہے۔ مالیاتی ادارہ سیاسی ادارہ بن گیا ہے۔

پابندیاں ہٹاؤ پھر سی ٹی بی ٹی پر بات ہو سکتی ہے یہ بات پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں شہباز شریف نے کہی انہوں نے کہا کہ ہم ایٹمی قوت بن چکے ہیں۔ اس صورت حال سے کندن بن کر نکلیں گے۔ مشکلات ہمیشہ جگانے کے لئے آتی ہیں۔

ڈالر تیزی سے نیچے آئے گا۔ وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ خریدار سوچ لیں۔ انہوں نے کہا کہ کراچی میں حالیہ اقدامات سے صورت حال بہتر ہوئی ہے۔ وزیر اعلیٰ سندھ کو حالات درست کرنے کے لئے مناسب وقت نہیں دیا گیا۔

کراچی میں مزید 7 ہلاک ہو گئے رینجرز کی چوکی پر حملہ کیا گیا۔ سولجر بازار میں تین بھائی بہنوں کی لاشیں برآمد ہوئیں۔ دو کانسٹیبل بھی ہلاک ہوئے۔ مقتولین کو ہلاک کرنے سے پہلے تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔

پاکستان سے غیر ملکی بینکوں نے تجارت بند کر دی۔ معاہدے منسوخ کر دیئے درآمدی تجارت کے لئے جی ایٹ ممالک کی طرف سے پاکستان میں قائم غیر ملکی بینکوں کی گارنٹیاں مانگ لئے جانے کے بعد ان بینکوں سے ایل سی کی آدھی رقم کے برابر ڈالر جمع کرانے کی شرط لگا دی۔

پاکستان کو مجبوراً ڈیفالٹر قرار دے دیا جائے گا۔ آئی ایم ایف نے کہا ہے کہ اگر جی ایٹ ممالک راضی نہ ہوئے تو یہ اقدام ناگریز ہو گا۔ ادائیگی کے لئے ڈالر نہ ہونے کے باعث زیادہ نقصان قرضہ دینے والے ممالک اور اداروں کا ہو گا۔

کراچی میں رینجرز کی چوکی پر حملہ کرنے والے دہشت گردوں میں 5 منٹ مقابلہ جاری رہا۔ رینجرز کو مقابلہ کرنے کے لئے وائرلیس پر مزید نفری منگوانی پڑی۔

سونا ضبط ہو گا نہ کرنسی نوٹ منسوخ ہوں گے یہ یقین دہانی وزیر خزانہ سرتاج عزیز نے کرائی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت پٹرول، گیس، ڈیزل سمیت لازمی مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

سندھ کے بعد بلوچستان کی سیاسی جماعتوں نے بھی مردم شماری کے نتائج مسترد کر دیئے۔ مردم شماری میں بلوچستان کی آبادی کم ظاہر کرنے کے الزامات عائد کئے گئے ہیں۔

پندرہ بڑے نادہندگان ملک سے فرار ہو گئے ہیں۔ یاد رہے کہ قرضہ ادا نہ کرنے والوں کے نام ایگزٹ کنٹرول لسٹ میں شامل ہیں۔ ان کے ذمے اندازاً 9 سے 21 ارب روپے کی رقم تھی۔

جدید ڈیزائینوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
• کیڈمیم کے ساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات
• زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جاتی۔
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز
میاں نسیم احمد طاہر
میاں فرید یوسف
دوکان: 212837
رہائش: 212175

دعا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھراء
۲۰ گرام /۴۰ روپے، ۶۰ گرام /۱۲۰ روپے، ۱۰۰ گرام /۲۰۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) /۳۰۰ روپے
زوجام عشق خاص
سونے چاندی کی گولیاں
شباب آور موتی
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

اسامیاں خالی ہیں

وارثیرز کیمیکلز پرائیویٹ لمیٹڈ کو اپنی مصنوعات بھائی سوپ، منٹھار سوپ اور دوسرے کیمیکلز کی سپلائی کے لئے، نیز سیکیورٹی کیلئے موزوں، دیانتدار اور محنتی افراد کی ضرورت ہے۔ درج ذیل کوائف کے حامل خواہشمند افراد اپنی درخواستیں صدر جماعت / امیر صاحب ضلع کی تصدیق سے فیکٹری یا ہیڈ آفس میں مورخہ 22-7-98 تک پہنچا دیں اور انٹرویو کے لئے 23-7-98 کو فیکٹری میں یا 24-7-98 کو ہیڈ آفس میں تشریف لائیں۔ انٹرویو پر آنے والوں کو کوئی T.A D.A وغیرہ نہیں دیا جائے گا۔

نام آسامی	تعداد	تعلیمی قابلیت	تجربہ
۱- سیلز مینجر	1	MBA یا اسکے مساوی	۱۵ سال
2- سیلز مین	5	FA یا "	5 "
3- گن مین	2	مڈل (ریٹائرڈ فوجی اور اپنا لائسنس رکھنے والوں کو ترجیح دی جائے گی)	

ایڈریس: فیکٹری: 3 کلومیٹر لاہور روڈ پنڈی بھٹیاں ضلع حافظ آباد ☎: 0438-531522
FAX 0438-531523
ہیڈ آفس: 16 میکلوڈ روڈ اسلم آرکیڈ III فلور لکشمی چوک لاہور ☎ 042-7325579